بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين. أَمَّا بَعْدُ:

01: مقدمہ اور شیخ عبدالسلام بن سالم السحیمی حفظہ اللہ کی مختصر سی سیرت

کن سلفیاً علی الجادۃ لفضیلۃ الشیخ عبدالسلام بن سالم السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے اور خوبصورت اور اپنے موضوع کے اعتبار سے جامع رسالے کی شرح سے درس کا آغاز کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے۔

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ میں اس رسالے کی آسان اور اچھے طریقے سے شرح کر سکوں اور آپ ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ آپ سب حاضرین و سامعین اس شرح کو اچھے طریقے سے اور آسان طریقے سے سمجھ لیں اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم نے جو سنا اور جو سمجھا ہے اس پر آسانی سے عمل کرنے والے بن جائیں (آمین)۔

آج کی نشست میں مقدمے کے طور پر اس رسالے کی اہمیت کے تعلق سے بات کرتے ہیں اور فضیلۃ الشیخ عبدالسلام السحیمی کا مختصر سا تعارف کرتے ہیں۔

سب سے پہلے اس موضوع کے تعلق سے یہ جو ٹائٹل ہے "کن سلفیاً علی الجادۃ" یہ دو چیزوں پر مشتمل ہے "کن سلفیاً" (سلفی بن جاؤ) یہ ایک ہے اور دوسرا ہے "علی الجادۃ" (سلف کے راستے پر، صحیح راستے پر)۔

تو کن سلفیاً کافی نہیں ہے کیا کہ سلفی بن جاؤ کافی ہے؟ نہیں کافی نہیں ہے کیوں کہ کن سلفیاً نام ہے، علی الجادۃ کام ہے۔ فرق سمجھا ہے؟ کن سلفیاً نام ہے ٹائٹل ہے یہ اور علی الجادۃ عملاً آپ اس سلفیت کو عملی طریقے سے کیسے اپنی زندگی میں حاصل کر سکتے ہیں۔ تو علی الجادۃ "جادۃ" کہتے ہیں واضح راستے کو اور اس سے مراد ہے صحیح راستہ، اس سے مراد ہے الصراط المستقیم، اور الصراط المستقیم جو ہے اس کی قید لگادی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾(الفاتحہ:6)، یہی وہ راستہ ہے جس کے لیے ہم روزانہ ہر فرض نماز میں بلکہ ہر نماز میں فرض ہو یا نفل ہو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾(الفاتحہ:5-6)۔

تو "کن سلفیاً" (سلفی بن جاؤ) "علی الجادۃ" (سلف کے راستے پر) یہ دو چیزیں لازم اور ملزوم ہیں۔

اور اس رسالے کی اہمیت کے ساتھ ساتھ ایک یہ بات بھی ہے کہ اس رسالے کی ضرورت کیوں پڑ گئی؟ کیونکہ بہت سارے ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں لیکن سلف کے راستے سے دور ہیں تو شیخ صاحب حفظہ اللہ ان کے بارے میں یہ فرمارہے ہیں کہ اگر سلفی بننا ہے تو پھر سچے اور پکے سلفی بنو جھوٹے اور کچے سلفی کی جگہ نہیں ہے۔ سلف کا راستہ اختیار کرنے سے صحیح سلفیت پر قائم کوئی شخص ہو سکتا ہے لیکن صرف نام کا کہ کوئی شخص یہ کہے میں سلفی ہوں اور حقیقتاً اس کی روزمرہ زندگی میں اگر ہم دیکھتے ہیں عملی طریقہ اس کا دیکھتے ہیں تو سلف کے راستے سے دوری نظر آتی ہے اگرچہ بعض چیزوں میں ہو۔

منہج سلف ایک ہے صراط مستقیم ایک ہے دو نہیں ہیں تو منہج سلف کے راستے کو اپنانے والے کو سلفی کہتے ہیں اور منہج بھی راستے کو کہتے ہیں۔ تو الجادۃ ہے، منہج ہے یہ واضح راستے کو کہا جاتا ہے یعنی الجادۃ کوئی نیا لفظ نہیں ہے یہ وہی لفظ ہے جو منہج کے برابر ہے، یہ وہی لفظ ہے جو سبیل المؤمنین کے برابر ہے۔ تو سبیل المؤمنین ہو، منہج سلف ہو، یا علی الجادۃ ہو یہ سب ایک ہی چیزیں ہیں۔

شیخ عبدالسلام کے تعلق سے مختصر سا تعارف کرتے ہیں۔

آپ کا نام ہے فضیلۃ الشیخ عبدالسلام بن سالم بن رجاء السحیمی حفظہ اللہ۔ ان کی پیدائش سن 1379ھ میں ہوئی۔ کتنی عمر ہو گئی تقریباً؟ 65 سال کے قریب تقریباً، اب 1435ھ ہے۔ صویدرۃ کے شہر میں ان کی پیدائش ہوئی اور پھر مدینہ طیبہ کی طرف منتقل ہو گئے ہجرت کی اور اپنی جو باقی تعلیم ہے وہ وہیں پر مدینہ طیبہ میں ہی حاصل کی۔ انہوں نے شریعت کے لائسنس کی ڈگری حاصل کی سن 1403ھ میں۔ کتنے سال ہو گئے؟ 32 سال پہلے (سبحان اللہ) اور ماسٹرز کیا فقہ میں کیونکہ ان کی اسپیشلٹی (specialty) فقہ ہے اور ماسٹرز جامعہ اسلامیہ مدینہ سے فقہ میں کیا انہوں نے ڈگری حاصل کی سن 1407 میں اور پی ایچ ڈی فقہ ہی کی اسپیشلٹی (specialty) میں جامعہ اسلامیہ سے ہی حاصل کیا سن 1410 میں۔ تو ڈاکٹریٹ پی ایچ ڈی کی ڈگری انہوں نے 1410ھ میں لی کتنے سال ہو گئے؟ 25 سال۔ تو 25 سال سے پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں (سبحان اللہ، اللّٰھم بارک) اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں ان کے علم میں مزید اضافہ فرمائے (آمین)۔ اور اس وقت وہ پروفیسر ہیں جامعہ اسلامیہ میں اور جامعہ اسلامیہ کے علاوہ بھی ان کی کافی ایکٹیوٹیز (activities) اور ممبرشپس (Memberships) ہیں مختلف اداروں میں۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ کی تصنیفات میں سے جو انہوں نے تحریری شکل میں تصنیف کی ہیں ان میں سے:

1-"القول الحق فی نسك الحج الذی أحرم به خیر الخلق صلی الله علیه وسلم"، حج اور عمرے کے تعلق سے یہ بڑی پیاری تصنیف ہے ان کی۔

2-اس کے ساتھ ساتھ "حكم الكلام وما أشبه فی الصلاۃ"، نماز میں کلام کا حکم اور کلام جیسے جو دوسرے الفاظ ہوتے ہیں ان کا کیا حکم ہے نماز میں۔

3-پھر یہی رسالہ جو ہم پڑھ رہے ہیں "كن سلفیاً علی الجادۃ" جو معروف اور مشہور ہوا۔

4-"فكر الارهاب والعنف داخل المملكة" سعودی عرب کے اندر terrorism کی فکر کے تعلق سے یہ بھی بڑی اچھی تصنیف ہے۔

5-پھر تکفیر کے تعلق سے ان کی تصنیف ہے (اگرچہ لیکچر تو بہت زیادہ ہوئے ہیں شیخ صاحب کے (حفظہ اللہ) لیکن جو رِٹَن (written) تصانیف ہیں ان کے بارے میں بات کر رہا ہوں) "فكر التكفیر قدیماً وحدیثاً وتبرئة أتباع مذهب السلف من الفكر المنحرف"۔

6-اور پھر "الأموال الزكویة التی یضم بعضها إلی بعض فی تكمیل النصاب" وہ کون سے مال ہیں جو نصاب زکوۃ کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہو سکتے ہیں اور کون سے ہیں جو جمع نہیں ہو سکتے نصاب کو پورا

کرنے لیے۔ یہ زکوۃ کے تعلق سے ان کا رسالہ ہے یہ بھی بڑا پیارا ہے "الأموال الزكوية التي يضم بعضها إلى بعض في تكميل النصاب"۔

7-"إلى متى والبعض ينخدع" کب تک بعض لوگ دھوکے میں رہیں گے۔

8-"الجهاد في الإسلام مفهومه وضوابطه وأنواعه وأهدافه"۔ یہ بڑی خوبصورت اور بے مثال تصنیف ہے مجھے اس تصنیف سے بہت زیادہ فائدہ ہوا خاص طور پر جہاد کے دروس میں۔

انہوں نے بڑی تفصیل سے اور بڑے پیارے مدلل انداز میں جہاد کے تعلق سے جو مسائل بیان کیے ہیں یعنی جہاد کے شروط ہیں، ضوابط ہیں، قسمیں ہیں، مقاصد ہیں، بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیے ہیں اور یہ شیخ صاحب حفظہ اللہ کی ایک بڑی خوبصورت پہچان ہے کہ ہر بات دلیل کے ساتھ جیسے ابھی بھی دیکھیں گے ہم لوگ کہ ہر بات کی دلیل ہے بغیر دلیل کے آپ کو کوئی جملہ نظر نہیں آئے گا جو بات بھی کرتے ہیں سامنے دلیل ہے یا پہلے یا بعد میں فوراً (سبحان اللہ)۔

اور جہاد کے تعلق سے کیونکہ بہت سارے لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جن ساتھیوں کو عربی آتی ہے مجھے نہیں پتہ اس کا انگلش میں ترجمہ ہوا کہ نہیں ہوا اللہ أعلم۔ "الجهاد في الإسلام" کے نام سے یہ تصنیف بڑی پیاری ہے تو میں بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں جو یعنی ترجمہ کرنے والے ہیں کہ اس کتاب کا ترجمہ کر لیں "الجهاد في الإسلام" بڑی پیاری تصنیف ہے اور اردو والے جو ہمارے بھائی اور

ساتھی ہیں جو ترجمہ کرنے والے ہیں اگر اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی آجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ کافی نفع بخش ہوگا ان شاءاللہ۔

9-ایک اور تصنیف "الأحكام الفقهية المتعلقة بالأيمان الالتزامية" قسم کے تعلق سے یہ تصنیف ہے ان کی۔

10-"مغنى المحتاج فى الدماء والواجبة على المعتمر والحاج" دَم کے تعلق سے حج اور عمرے میں یہ بھی ایک تصنیف ہے۔

11-پھر "كلمات نافعات فى أمور مهمات" یہ بھی ایک تصنیف ہے بہت اچھے کلمات اہم موضوعات کے تعلق سے۔

اور کچھ انہوں نے تحقیقیں بھی کی ہیں بعض کتابوں کی:

1-"غنية الفقير فى أحكام حج الأجير لأبى بكر بن ظهيرة" یہ انہوں نے اس کی تحقیق کی ہے۔

2-"تنقيح المناظرة فى تصحيح المخابرة لبدر الدين بن جماعة"۔

3-"فصول فى الآداب لابن عقيل الحنبلى"۔

ان کتابوں کی انہوں نے تحقیق کی ہے۔

پھر کافی مشائخ نے ان کی یعنی تعریف بھی کی ہے شیخ صاحب حفظہ اللہ کی معروف ہیں اہل سنت والجماعت اور سلفی علماء کے نزدیک ،کافی علماء نے ان کا تزکیہ بھی کیا ہے اور کافی علماء نے ان کی طرف سے بڑی پیاری باتیں فرمائی ہیں جیسا کہ شیخ احمد بن یحییٰ النجمی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا شیخ عبد السلام حفظہ اللہ کے تعلق سے فرماتے ہیں کہ شیخ صاحب جو ہیں "من أهل السنة إن شاء الله"(میں ان کو جانتا ہوں اہل سنت میں سے ہیں)۔

اور دیگر علماء کے تزکیات بھی موجود ہیں اسی پر میں اکتفاء کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ شیخ صاحب حفظہ اللہ کی عمر اور علم میں اضافہ فرمائے اپنی فرمانبرداری میں (آمین)۔

کتاب کی طرف واپس آتے ہیں کن سلفیاً علی الجادۃ کتاب کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد ایک تنبیہ ہے پہلے صفحے میں آپ دیکھ رہے ہیں تنبیہ یہ شیخ صاحب نے خود یہاں پر اس کا ذکر کیا ہے فرماتے ہیں:

"لقد قمت بعرض هذا الكتاب على جمع من أفاضل أهل العلم"(میں نے اس کتاب کو پیش کیا بعض اہل علم جو فضلاء أفاضل اہل علم میں سے ہیں ان پر میں نے کتاب پیش کی ہے)"ورغبت منهم قراءته لأفيد من علمهم وتوجيهاتهم"(اور میں نے ان سے یہ رغبت ظاہر کی ہے یہ ریکوئسٹ(request) کی ہے کہ وہ اس کتاب کو پڑھیں تاکہ میں ان کے علم اور توجیہات اور رہنمائیوں سے فائدہ حاصل کروں) "فجزاهم الله خيرا"(اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے)"ولأطمئن"((پہلی بات یہ ہے کہ مجھے فائدہ ہو ان

کی توجیہات سے ، رہنمائی سے ان کے علم سے دوسری بات میں نے کیوں پیش کی ان فاضل علماء پر؟)" ولأطمئن "تاکہ مجھے بھی اطمینان کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ ٹھیک ہے)۔

اب دیکھیں کہ ایک عالم ہے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر چکا ہے(سبحان اللہ) پھر بھی علماء پر اپنی اس تصنیف کو پیش کر رہے ہیں تاکہ ان کو دلی اطمینان بھی ہو کہ میرے سر کے اوپر بھی سرپرستی علماء کی ہے (سبحان اللہ)۔

"ویطمئن القارئ"((تیسری بات یہ ہے کہ) قاری جو ہے اسے بھی اطمینان ہو)۔ کس چیز کا ؟" علی صحۃ وسلامۃ ما تضمنہ ھذا الکتاب"(کہ جو اس کتاب کے اندر چیزیں موجود ہیں اس کے جو مضامین ہیں وہ صحیح ہیں اور پاک ہیں ملاوٹ سے یا کسی خرابی سے)۔

الصحۃ والسلامۃ یہ دو چیزیں بہت ضروری ہیں، کوئی بھی تصنیف کوئی بھی لیکچر، کوئی بھی درس ہو اگر وہ صحیح ہے اور ہر ملاوٹ سے ہر خرابی سے پاک ہے تو وہ تصنیف اور وہ کتاب جو ہے یا وہ لیکچر یا وہ درس جو ہے وہ اپنے اعتبار اور اپنی نوع کے اعتبار اور مضمون کے اعتبار سے سب سے اچھا سمجھا جاتا ہے اور ایسی تصنیف، اور ایسے درس یا لیکچر کو اپنے سر کے اوپر رکھنا چاہیے تاکہ جب آپ اس درس کو سنیں یا اس تصنیف کو آپ پڑھیں تو آپ کا دل مطمئن ہو گا اور آپ کو سکون بھی محسوس ہو گا کہ جو آپ پڑھ رہے ہیں وقت ضائع نہیں کر رہے آپ اس سے فائدہ بھی حاصل کر رہے ہیں اور آپ سمجھ بھی رہے ہیں اور آپ اس پر آسانی سے عمل بھی ان

شاءاللہ کر پائیں گے۔ تو یہ تین چیزیں ہیں جن کی وجہ سے شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو پیش کیا أفاضل علماء پر۔

"وفی مقدمة هؤلاء العلماء الأفاضل"(اور سر فہرست ان علماء أفاضل میں سے) "سماحة الشيخ العلامة الدكتور / صالح بن فوزان الفوزان حفظه الله"(یہ کتاب انہوں نے پیش کی سب سے پہلے فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ کو) "عضو هيئة كبار العلماء"(کبار العلماء کے بورڈ کے ممبر ہیں) "وعضو الهيئة الدائمة للإفتاء"(اللجنۃ الدائمۃ کے بھی اور فتویٰ جو ہے اس کے بھی عضو ہیں ممبر ہیں) "والذی قرأه مع كتاب آخر لی"(جنھوں نے اس کتاب کو بھی پڑھا ہے اس کے ساتھ دوسری کتاب بھی میں نے ان کو دی تھی اس کو بھی شیخ صاحب نے پڑھا ہے)۔

دوسری کتاب کا عنوان ہے "کلمات نافعات فی أمور مهمات" یسر الله طباعته، اب یہ کتاب آ بھی گئی ہے (سبحان اللہ)۔ الغرض کہ یہ دو کتابیں شیخ صاحب نے شیخ صالح الفوزان (حفظہما اللہ) کو پیش کی تھیں۔

"وقال : حفظه الله"(شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ نے فرمایا ان دونوں کتابوں کو پڑھنے کے بعد) "تأملت الكتابين كما طلبتم"(میں نے دونوں کتابوں پر تأمل کیا (یعنی غور فکر کیا یعنی پڑھا ہے) ٹھیک طریقے سے)۔ اہل سنت والجماعت کا یہی طریقہ رہا ہے علماء کا کہ جب کسی چیز پر نظر ثانی کرتے ہیں تو بہترین طریقے سے کرتے ہیں یہ نہیں کہ جلدی سے صرف پڑھنا ہے۔ بعض لوگ کیا کرتے ہیں کہ آپ نظر ثانی کے لیے کہتے ہیں بس یوں صفحے آگے پیچھے کرتے رہتے ہیں بیچ میں سے کچھ پڑھ لیا، آگے پیچھے سے کچھ پڑھ لیا پھر اس

میں تقریر پھر اس میں نظر ثانی کے لیے اپنا نام دستخط کر دیتے ہیں تو یہ طریقہ درست نہیں ہے، صحیح طریقہ یہ ہے کہ شیخ صاحب نے فرمایا "تأملت الكتابين كما طلبتم"۔

جب کوئی شخص آپ کے سپرد کوئی کتاب کرتا ہے یعنی عالم کے سپرد کوئی کتاب کرتا ہے تو پھر اپنی ذمہ داری اس کے سر پر ڈال دیتا ہے، یہ عام بات نہیں ہے کیونکہ بعض طلاب سمجھتے ہیں کہ ہم کسی شیخ کو دیتے ہیں نظر ثانی کے لیے تو صرف شیخ صاحب دیکھتے ہی دستخط کر دیں گے۔ایسی بات نہیں ہوتی سلفی علماء اس چیز کو بڑی ذمہ داری سمجھتے ہیں کہ کتاب آئی ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "تأملت الكتابين كما طلبتم" جیسا کہ آپ نے طلب کیا آپ نے ریکوئسٹ (request) کی ہے تو میں نے دونوں کتابوں کو دیکھا "ولم يظهر لی عليهما أی ملاحظة" (اور مجھے ان دونوں کتابوں میں کہیں ملاحظۃ نظر نہیں آیا)۔(سبحان اللہ) یعنی دونوں کتابیں ٹھیک ہیں الحمد للہ۔

اور دوسرے جو ہیں "وصاحب الفضيلة الأستاذ الدكتور علی بن ناصر فقيهی" (اور یہ شیخ صاحب جو ہیں) "المدرس بالمسجد النبوی الشريف" (مسجد نبوی شریف میں مدرس ہیں) "ومدير إدارة الشئون العلمية" (اور مدیر ادارۃ الشئون العلمیۃ ہیں) "بمجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف"

(کنگ فہد کے جو قرآن مجید کے پرنٹنگ پریس ہیں مدینہ طیبہ میں ان کے یہ مدیر بھی ہیں)۔

تیسرے نمبر پر "وصاحب الفضيلة الشيخ/ عبيد بن عبد الله الجابری حفظه الله، المدرس بالجامعة الإسلامية سابقاً" (جو مدرس تھے جامعہ اسلامیہ میں سابقاً (اب تو ریٹائر ہو چکے ہیں))۔اللہ تعالیٰ شیخ

صاحب کو صحت اور اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو مزید لمبی عمر عطا فرمائے اپنی فرمانبرداری میں اور ان کے علم اور عمل میں اور تقویٰ میں اضافہ فرمائے(آمین)۔ شیخ صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ان کے لیے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے، تو شیخ صاحب نے نظر ثانی کی ہے۔

"وصاحب الفضيلة الدكتور صالح بن سعد السحيمي، المدرس بالمسجد النبوي الشريف"(یہ بھی مدرس ہیں مسجد نبوی شریف میں)"والأستاذ المشارك"(سسٹم پروفیسر ہیں(اب پروفیسر بن گئے ہیں یہ پرانی چیز ہے اب پروفیسر ہیں سارے، الحمد للہ))"بقسم العقيدة بالجامعة الإسلامية بالمدينة النبوية"(جو عقیدے کے سیکشن میں اسٹنٹ پروفیسر ہیں مدینہ طیبہ جامعہ اسلامیہ میں)"وغيرهم من أهل العلم"(اور ان کے علاوہ اہل علم میں سے دوسرے بھی ہیں جن کو یہ کتاب پیش کی گئی)"جزاهم الله خيرا"(اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے)"ونفعنا الله والمسلمين بعلمهم"(اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو ان کے علم سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین))۔اختتام میں فرمایا"وصلى الله على عبده ورسوله نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين"۔

یہ شیخ صاحب کی تنبیہ تھی، آیئے دیکھتے ہیں کہ ان فاضل علماء نے اس پیاری تصنیف کے بارے میں کیا فرمایا ہے:

شیخ صالح الفوزان (حفظہ اللہ) نے دو لفظوں میں فرمادیا کہ اس میں کوئی بھی ملاحظہ نہیں ہے یعنی جو کچھ لکھا ہے درست لکھا ہے کتاب اور سنت کی روشنی میں بالکل صحیح ہے منہج سلف کے مطابق ہے۔

فضیلۃ الشیخ الأستاذ الدکتور علی بن ناصر الفقیھی حفظہ اللہ جو ہیں وہ اپنی اس نظر ثانی میں فرماتے ہیں:

"الأخ الفاضل الدکتور / عبد السلام بن سالم السحیمی وفقه الله...السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته... أما بعد: فقد قرأت بحثکم بعنوان ((کن سلفیا علی الجادة))" (میں نے آپ کے اس رسالے جو کن سلفیاً علی الجادۃ کے عنوان سے آپ نے لکھا ہے میں نے اس کو پڑھا ہے) "فوجدته بحثا جیدا فی موضوعه" (میں نے اس کو اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک جید اور اچھا رسالہ دیکھا ہے اور اچھا رسالہ پایا ہے) "ولیس لی علیه ملاحظات جوهریة" (اور اس رسالے کو پڑھنے کے بعد اس پر کوئی بھی جوہری اور بنیادی ملاحظات نہیں ہیں) "ما عدا بعض العبارات" (سوائے بعض عبارات کے بعض جملوں کے) "أو اقتراحات تجدونها علی بعض صفحات البحث إذا رأیتم أخذ المناسب منها" (اور بعض میں نے اقتراحات لیے ہیں آپ دیکھ لیں گے اس نظر ثانی کے بعض صفحوں پر اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں ان کو لینا (سبحان اللہ))۔

ایک عالم دیکھیں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ جو میں نے لکھا ہے وہ لے لیں بلکہ پہلے تو حق بات کی ہے کہ کوئی ملاحظات جوہریہ نہیں ہیں اور جو میں نے باتیں کچھ ایڈ(add) کی ہیں اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں انہیں لینے کے لیے تو اچھی بات ہے ورنہ جو آپ نے لکھا ہے وہ کافی ہے (سبحان اللہ)۔

یعنی علماء کا ادب دیکھیں اسی میں بڑائی ہوتی ہے کہ اگر کہیں پر کوئی چیز نظر آئی ہے، دیکھیں اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ صرف انہوں نے یوں ہی کہہ دیا کہ جوہری کوئی بھی اس میں ملاحظہ نہیں ہے اس لیے کہ یہ بھی

سلفی عالم ہیں ان کے شاگرد ہیں یا ان کے دوست ہیں، بھائی ہیں۔ نہیں، ایسی بات نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کے دین کی بات ہو رہی ہے جوہری کوئی ملاحظۃ نہیں ہے۔ کوئی اور چیز ہے؟ کچھ اقتراحات ہیں میری طرف سے تجاویز ہیں اگر آپ ان کو ایڈ(add) کرنا اپنی تصنیف میں پسند کریں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ کی مرضی ہے (سبحان اللہ)۔

"وفقکم اللہ" (شیخ صاحب ان کے لیے دعا کرتے ہیں وفقکم اللہ (ہم بھی دعا کرتے ہیں)) "والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔ اور انہوں نے لکھا "وکتبہ محبکم" (آپ سے محبت کرنے والے نے اسے لکھا ہے) "أستاذ علی بن محمد ناصر فقیھی 24-02-1424" (24 صفر 1424 میں)۔

یہ رسالہ 1424 میں لکھا گیا 11 سال پرانا رسالہ ہے اور 11 سال اس رسالے کو گزر گئے ہیں (سبحان اللہ)۔

"تقدیم: فضیلۃ الشیخ عبید بن عبد اللہ الجابری حفظہ اللہ" شیخ عبید حفظہ اللہ فرماتے ہیں "الحمد للہ

ربّ العالمین، والعاقبۃ للمتقین، ولا عدوان إلا علی الظالمین، وأشھد أن لا إلہ إلا اللہ وحدہ لا شریك لہ، قیوم السموات والأرضین، وذو الألوھیۃ والعبودیۃ علی خلقہ أجمعین. وأشھد أن محمدا عبدہ ورسولہ خاتم النبیین، وإمام المتقین، صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ الطیبین الطاھرین، وسادۃ العالمین بعد النبیین والمرسلین، وسلم تسلیماً کثیراً علی مر الأیام واللیالی والسنین... أما بعد"۔

یہ مقدمہ تھا شیخ صاحب کا (حفظہ اللہ)، فرماتے ہیں:

"فما أحسن ما قاله الإمام" (کتنی اچھی اور پیاری بات فرمائی ہے امام نے) "الامام العلامة البحر الجهبذ" ((سبحان اللہ، کتنی اچھی بات فرمائی ہے) امام علامہ "البحر" "سمندر" "الجهبذ" "اپنے فن میں ماہر عالم نے) "محمد بن أبي بكر الزرعي الدمشقي المعروف بابن قيم الجوزية" (امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد بن أبي بکر الزرعی الدمشقی جو معروف ہیں ابن القیم الجوزیہ کے نام سے) "وذلك في كتابه العظيم المبارك" (اپنی عظیم اور مبارک کتاب زاد المعاد میں)۔

زاد المعاد ابن القیم رحمہ اللہ علیہ کی معروف اور مشہور تصنیف ہے جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے تعلق سے یہ کتاب لکھی ہے بڑی خوبصورت کتاب ہے جس میں بہت سارے فوائد ہیں بڑی خوبصورت اور جامع کتاب ہے اس کتاب میں بڑی پیاری بات فرماتے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں شیخ عبید نقل کرتے ہیں لیکن نقل کرنے سے پہلے فرماتے ہیں "فما أحسن ما قاله الإمام الامام العلامة البحر الجهبذ محمد بن أبي بكر الزرعي الدمشقي المعروف بابن قيم الجوزية وذلك في كتابه العظيم المبارك زاد المعاد، اذا قال رحمه الله" ذرا غور سے سنیں بڑی پیاری بات ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں (امام ابن القیم فرماتے ہیں) "فمن أنشأ أقوالاً" (جس نے کوئی نئی باتیں بیان کیں (أنشا یعنی آپ أنشا کرتے ہیں نئی بات کرتے ہیں، أقوالاً جمع قول کی ہے)) "وأسس قواعد" (اور اس نے بنیادی قاعدے بیان کیے) "بحسب فهمه وتأويله" (اپنی فہم اور اپنی تاویل کی بنیاد پر)، پہلی بات یہ ہے:

1-"لم يجب على الأمة اتباعها" (امت پر واجب نہیں کہ ان قواعد اور اصولوں کی اتباع کرے)۔

جس نے نئے قول ایجاد کیے ہیں اور یہ قول جو ہیں وہ قواعد ہیں (بنیادی قواعد) کہاں سے آئے ؟ اپنے فہم اور تاویل سے۔ کوئی بھی شخص ہے اپنی فہم اور تاویل سے کوئی قاعدے بنائے ہیں تو امت پر واجب نہیں کہ ان کی اتباع کی جائے، پہلی بات یہ ہے۔

2-"ولا التحاكم إليها" ((دوسری بات یہ ہے کہ)ان کی طرف فیصلے بھی نہیں کیے جاتے)"حتی" (جب تک)"حتی تعرض علی ما جاء به الرسول صلى الله عليه و آله وسلم"جب تک کہ انہیں پیش نہ کیا جائے ان قواعد کو جو اس شخص نے کوئی بھی دنیا کا عالم ہے اگر اس نے ایجاد کیے ہیں اپنی فہم اور اپنی تاویل کے مطابق تو (۱) واجب نہیں ہے کہ امت اس کی اتباع کرے۔ (۲) اس کی طرف فیصلہ بھی نہیں کرنا جب تک (اب یہاں پر غایہ ہے) یہ چیز پوری نہیں ہو جاتی شرط تب تک آپ کا اس پر عمل کرنا بھی واجب نہیں ہے اور نہ ہی ان کی طرف فیصلہ کرنا ہے۔

غایت کیا ہے ؟ "حتی تعرض علی ما جاء به الرسول صلى الله عليه و آله وسلم"جب تک کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں ان پر پیش نہ کیا جائے۔ ترازو ہمارے پاس ہے قرآن اور سنت کا ترازو، نصوص شرعیہ اُن پر تولتے ہیں، ہر شخص ہر عالم کے قول کو تولتے ہیں ہم۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "فإن طابقته و وافقته"(بس اگر ان نصوص کے مطابق ہو اور موافقت کر لے) "وشهد لها بالصحة "(اور علماء گواہی دے دیں کہ یہ صحیح ہے) "قبلت حينئذ "(تو تب ان کو قبول کیا جاتا ہے)۔

یہ قواعد اس وقت تک قابل قبول نہیں ہیں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون کہنے والا ہے بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہ نہیں کہ ہمارا عالم ہے تو اُس کی چلے گی اگر مخالف کا عالم اُس کی نہیں چلے گی۔ نہیں، بات یہ نہیں ہے بات یہ کہ ہمارے پاس ترازو ایک ہے نصوص ہیں "علی ما جاء به الرسول صلی الله علیه و آله وسلم"، "وشهد لها بالصحة" دوسری قید ہے (دو قیدیں ہیں)۔

اب کس نے کہا ہے کہ نصوص ہے مطابق ہے یا مخالف ہے؟ علماء ہی کہیں گے نا، میرے جیسا کم علم والا طالب علم یا ایک عامی شخص کیسے پتہ لگا سکتا ہے کہ کسی عالم کے جو قاعدے ہیں یہ قرآن سنت کے مطابق ہیں یا مخالف ہیں کون بتائے گا؟! علماء ہی بتائیں گے نا۔ علماء کہاں سے بتائیں گے؟ منہج سلف، جو فہم سلف سے جڑے ہوئے ہیں وہی بتا سکتے ہیں کہ مطابق ہیں یا مخالف ہیں کیونکہ نصوص کی بات تو ہر بندہ کرتا ہے۔ "وشهد لها بالصحة قبلت حينئذ" تب ان کو قبول کیا جاتا ہے۔

"وإن خالفته" ((دوسری بات یہ ہے دوسرا آپشن (option) یہ ہے) اگر یہ جو اقوال ہیں جو قواعد کی صورت میں آئے ہیں کسی شخص کی اپنی فہم یا تاویل کے مطابق ہیں اب نصوص کی مخالفت کرتے ہیں یہ قواعد)، شیخ صاحب فرماتے ہیں "وإن خالفته وجب ردها" اگر مخالف ہیں نصوص کے یا صحیح نہیں ہیں یعنی علماء نے اس کی گواہی نہیں دی اس پر اجماع نہیں ہے یا سلفی علماء نے گواہی نہیں دی ہے:

1۔ "وجب ردها" (واجب ہے کہ ان قواعد اور اصولوں کو رد کر دیا جائے)۔

2۔ "واطراحها" (اور گرادے)۔ صرف رد نہیں کرے بلکہ گرادے (سبحان اللہ)۔

3۔ تیسرا آپشن(option)یہ ہے''فإن لم يتبين فيها أحد الأمرين''(اورا گر یہ واضح نہ ہو سکے کہ مطابق ہیں یا مخالف ہیں نصوص کے)۔تب کیا کیا جائے؟''جعلت موقوفة''(تب متوقف ہو جائیں (سبحان اللہ))۔

تیسری آپشن یہ ہے کہ وضاحت نہیں وہ سکی کہ مطابق ہیں یا مخالف ہیں نصوص کے نہیں پتہ لگا یا جاسکا یعنی ایسے عجیب قاعدے ہیں کہ نصوص کی روشنی میں دیکھیں تو یہ نہیں پتہ لگا یا جاسکتا کہ یہ مطابق ہیں یا مخالف ہیں۔مثال کے طور پر علماء نے اگر تحقیق نہیں کی یا کسی کے قول پر آگے بھی تحقیق نہیں ہوئی ممکن ہے کہ نہیں؟ ممکن ہے۔اب نہیں پتہ لگا یا جاسکا کہ نصوص کے مطابق ہیں یا اس پر کسی نے گواہی بھی دی ہے تو پھر ایسی صورت میں کیا کیا جائے کہ نہ مطابق ہیں نہ مخالف ہیں؟اگر رد کرتے ہیں تو ہو سکتا ہے ٹھیک ہو اور اگر اپناتے ہیں تو ہو سکتا ہے غلط ہو تو تیسرا آپشن کیا بچتا ہے ؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ ''جعلت موقوفة''(اسے موقوف سمجھا جائے گا)۔موقوف کا کیا مطلب ہے؟کہ نہ اسے صحیح کہیں گے نہ غلط کہیں گے چھوڑدیں گے اسے۔

''وكان أحسن أحوالها أن يجوز الحكم والإفتاء بها وتركه''۔اوراس کا حکم کیا ہے؟جائزہے واجب نہیں ہے۔پہلے کہا واجب ہے اوراب کہتے ہیں جائزہے کہ حکم دیا بھی جاسکتا ہے نہیں بھی دیا جاسکتا،لے بھی سکتے ہیں اور چھوڑ بھی سکتے ہیں کیوں کہ موقوف ہے۔

یہ ابن القیم رحمۃاللہ علیہ نے زادالمعاد جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 38 میں اس کاذکر کیاہے۔

شیخ عبید الجابری حفظہ اللہ فرماتے ہیں"وهذا، لأنه متقرر عند الأئمة من السلف الصالح"(کیونکہ یہ بات جو ہے متقرر ہے آئمہ کے نزدیک سلف صالح میں سے)۔

سلف صالح کون ہیں؟ بہترین تین زمانے کے لوگ اور ہر وہ شخص جو ان کے بعد میں ان کی اتباع کرنے والا ہے۔ مقصود ہے پہلے تین زمانے کے جو لوگ گزرے ہیں الصحابۃ والتابعین و تبع تابعین۔

"بدءا من الصحابة وأئمة التابعين"((شیخ صاحب خود فرماتے ہیں کہ) اتباع صحابہ کرام سے پھر آئمہ تابعین سے)"ومن سلك سبيلهم"(اور جس نے بھی ان کے راستے کو اختیار کیا)"واقتفى آثارهم" (ان کے نقش قدم پر چلتارہا)"بأن له أنهم على هذا المسلك سائرون"(اسے وضاحت کے ساتھ پتہ چل جاتا ہے کہ وہ اسی مسلک پر چلنے والے ہیں)"وفي وجوه أهل البدع والأهواء واقفون"(اور اہل بدعت اور اہواء کے گواہ لوگوں کے سامنے وہ کھڑے ہیں دیوار بن کر)"ولحججهم بما آتاهم الله من قوة البراهين والأدلة من الكتاب والسنة داحضون"(اور جو بھی دلائل ہیں یا حجتیں ہیں اہل باطل یا اہل اہواء یا اہل بدع کے پاس وہ قوۃ براہین اور جو دلائل ہیں کتاب وسنت کی روشنی میں ان براہین اور ان سے ان حجتوں کا فوراً ان کا خاتمہ کردیتے ہیں قرآن اور سنت کی روشنی میں)"فكانوا بحق كما في الاثر"(تو اس لیے یہ حق بات ہے جیسا کہ اثر میں آیا ہے)"يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله"(اس علم کو بعد میں آنے والے لوگوں میں سے وہ لوگ ہی اپنائیں گے جو سب سے افضل ہیں)۔

عدول یعنی میانہ روی والے اور یہی لوگ سب سے اچھے ہوتے ہیں۔ کون سا علم ہے یہ؟ علم دین ہے، قرآن وسنت کا علم بفهم سلف الأمة۔ سمجھیں ذرا کہ قرآن وسنت ہے اور فہم سلف ہے یہ دین ہے ہمارا۔ صرف قرآن وسنت اگر کہتے ہیں تو ہر گروہ نے اپنی مرضی سے سمجھنے کی کوشش کی ہے انتشار ہوا ہے اور واقع اس کی گواہی دے رہا ہے۔ کوئی شخص اگر یہ کہے کہ باہر جو ہے سورج نہیں چمک رہا وہ چاند ہے تو کوئی ماننے کے لیے تیار نہیں ہے تو سورج سورج ہے اور چاند چاند ہے۔ قرآن اور سنت ہے اور سلف کی فہم ہے یہ ہے دین۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں "يحمل هذا العلم" (یہ جو علم ہے دین کا اسے اٹھائیں گے) "من كل خلف عدوله" (خلف میں سے وہ لوگ جو میانہ روی اور انصاف والے لوگ ہیں)۔ اور یہاں سے مقصود جو ہے عدول سے مراد جو سب سے اچھے ہیں۔ سب سے اچھے وہی لوگ ہیں جو انصاف کرنے والے ہیں ظالم بھی کبھی اچھا ہوتا ہے؟! سبحان اللہ "عدوله"۔

"ينفون عنه تحريف الغالين" کریں گے کیا وہ جب اس علم کو اٹھائیں گے اِن میں سے جو عدول لوگ ہیں؟ سب سے پہلے "ينفون عنه تحريف الغالين" (جو غالی لوگوں نے تحریفیں کی ہیں ان کی نفی کر دیں گے)۔

یہ علم ہے اس میں ملاوٹیں بہت ساری ہیں۔ موجودہ علم جو آج موجود ہے اس میں ملاوٹیں تو ہیں نہیں؟! یہ جتنی بھی گروہ بندیاں ہوئی ہیں بغیر ملاوٹ کے ہوئی ہیں؟! ہر بندے نے کچھ ملاوٹ کر کے اپنا گروہ بنا لیا کہ نہیں؟ تو جو عدول ہیں ہر زمانے میں آئیں گے ان سلف صالحین کے بعد اور اس علم کو اٹھائیں گے اپنے کندھوں پر اپنے سروں پر رکھیں گے دلوں میں اسے بسائیں گے صحیح سمجھ فہم سلف کے مطابق تو جب صحیح

سمجھ آپ کے پاس ہو گی ترازو آپ کے پاس ہو گا تو جو غالی لوگوں نے غلو کی وجہ سے جو کچھ داخل کیا ہے اس علم میں قرآن وسنت کے فہم میں تو اسے یہی لوگ جو عدول ہیں جو اچھے لوگ ہیں یہ علم کی روشنی میں (یہ نہیں کہ اپنی مرضی سے بلکہ علم کی روشنی میں) اس غلو کو ختم کر دیں گے نفی کر دیں گے۔

"وانتحال المبطلين" (اور مبطلین لوگوں کے جو حیلے ہیں جو انہوں نے بیچ میں شامل کیا ہے (ایک تو غالی ہیں جو دین میں حد سے گزر گئے محبت میں اور دوسرے دین کے مخالف ہیں جو اس دین کے دشمن ہیں وہ بھی کچھ ملاوٹ کرتے ہیں کہ نہیں؟) تو ان کے انتحال کو بھی (جو مبطلین ہیں جو کچھ انہوں نے اندر شامل کیا ہے اس کو بھی) انہوں نے ختم کر دیا ہے) "وتأويل الجاهلين" ((تیسرے نمبر پر) جاہل لوگوں کی تاویلیں بھی تو ہیں نا)۔

علم ہے غلو سے کام لیا باطل ہے کہ نہیں؟ باطل ہے۔ دشمن ہیں بیچ میں کچھ شامل کیا وہ بھی باطل ہے پھر جاہل ہیں انہوں نے تاویلیں کی ہیں وہ بھی باطل ہے تو الغرض دین کو ہر باطل سے پاک کیا۔ کون کریں گے؟ علماء کریں گے۔ کون سے علماء؟ جو اُن کے راستے کو اختیار کریں گے جو سلف صالحین کا راستہ ہے۔

"وكانوا كما أخبر الصادق المصدوق صلى الله عليه وسلم" (اور یہ لوگ یہ علماء جو ہیں ویسے ہیں جیسا کہ سچے اور جن کو سچا کہا گیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ أَوْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ" ((شیخ صاحب فرماتے ہیں پھر اس حدیث کو بیان کیا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے ایک گروہ (طائفة

چھوٹا سا گروہ ہے) وہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا ظاہر رہے گا)۔ظاہر کا کیا معنی ہے کیا چھپا ہوا ہوگا؟ ظاہر رہے گا (پہاڑوں میں یا غاروں میں چھپا ہوا نہیں ہوگا)، ظاہر ہوگا اپنے علم سے، ظاہر ہوگا اپنے عمل سے، ظاہر ہوگا اپنے تقویٰ سے، ظاہر ہوگا اپنی اس پہچان سے جس سے وہ پہچانا جاتا ہے۔"لَا يَضُرُّهُمْ"(انہیں کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا)۔کون؟"مَنْ خَالَفَهُمْ"(جو ان کے مخالف ہیں ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے) "أو خَذَلَهُمْ"(یا کوئی بھی ان کو ذلت اور رسوائی کا شکار نہیں کر سکتا)۔کب تک؟"حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ" (جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا)۔کون سا حکم؟ قیامت کا حکم۔

قیامت کے دن تک یہ گروہ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کی مدد سے حق پر قائم اور ظاہر رہے گا اسے کہتے ہیں الطائفۃ المنصورۃ۔الطائفۃ ہے یہ وہ چھوٹا سا گروہ ہے جس کی نصرت جس کی مدد اللہ تعالیٰ نے خود کی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ مدد کرے نصرت کرے اسے کون نقصان پہنچا سکتا ہے (سبحان اللہ)۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں اسی ٹولے میں اسی چھوٹے سے گروہ میں شامل کردے (آمین)۔

"قلت"(شیخ صاحب فرماتے ہیں)"ولقد أبدع وأفاد وأجاد، أخونا الفاضل الدكتور عبد السلام بن سالم السحيمي"(اور ہمارے فاضل بھائی ڈاکٹر عبدالسلام بن سالم السحیمی نے بڑے خوبصورت انداز میں یعنی یہ جو کتاب انہوں نے پیش کی ہے ان کو لکھی ہے)۔أبدع کہتے ہیں بے مثال پروڈکشن کو جس میں perfection اور Excellency واضح ہوتی ہے یعنی بے مثال جسے ہم کہتے ہیں۔"أبدع وأفاد

وأجاد''(اور اس میں فائدہ بھی ہے بہت اور اس میں بہت ہی اچھے انداز میں بیان کیا ہے)''الأستاذ المشارك بقسم الفقه فی كلية الشريعة بالجامعة الإسلامية''((کہ کون ہیں شیخ عبدالسلام السحیمی، فرماتے ہیں) یہ استاد مشارک ہیں اسسٹنٹ پروفیسر اس وقت تھے اب توپروفیسر بن گئے ہیں فقہ میں کلیہ شرعیہ جامعہ اسلامیہ میں)''إذ أبان بصراحة ووضوح وبأسلوب علمي رفيع''((سبحان اللہ، یہ چیزیں ذرا غورسے سنیں کہتے ہیں)کہ انہوں نے بیان فرمایاہے''بصراحة''سچائی کے ساتھ''ووضوح''اور وضاحت کے ساتھ''وبأسلوب علمي رفيع''اور ایک رفیع اور بلند علمی انداز سے)۔سبحان اللہ۔

کیابیان کیے ہیں؟''قواعد وأصول وسمات فی المنهج السلفی الحق''۔(۱)''قواعد''(۲)''وأصول'' (۳)''وسمات''(قواعد ہیں، اصول اور سیمات ہیں جو پہچان ہے)۔ کس چیز میں؟''فی المنهج السلفی الحق''(حق منہج سلفی کی)۔

جو ہم پڑھیں گے اس چھوٹے سے اور پیارے رسالے میں یہی چیز ہے اصول ہوں گے، قواعد ہوں گے اور سیمات اور پہچان ہو گی علامات ہوں گی (سمات یعنی علامات)جو صحیح منہج اور حق منہج سلفی کی ہیں۔

''وذلك فی كتابه القيم''(ان کی اس قیمتی کتاب میں)''الموسوم ب: «کن سلفيا علی الجادة»''(جس کا نام انہوں نے کن سلفیاً علیالجادۃ رکھا ہے)''شكر الله سعيه''(اور اللہ تعالیٰ اُن کی اس سعی کو منظور فرمائے)''وأجزل مثوبته''(اور اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے)''وجعل ما كتبه فی ميزان أعماله راجحاً يوم القيامة''(اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اللہ تعالیٰ ان کے میزان اعمال میں نامۂ اعمال

میں راجح کر دے قیامت کے دن)‘‘ومن تلك القواعد والأصول والسمات’’اب پوری کتاب جو ہم پڑھیں گے اس کا خلاصہ سن لیں آپ شیخ عبید الجابری فرمارہے ہیں،‘‘ومن تلك القواعد والأصول والسمات’’ان قواعد،اصولوں اور سمات میں سے جو شیخ صاحب نے اپنے اس رسالے میں بیان کیے ہیں:

1۔‘‘أهل السنة والجماعة، هم خير من يمثل الوسطية’’(اہل سنت والجماعت یہ وہ لوگ ہیں وہ جماعت ہے جو وسطیت کو بیان کرتے ہیں سب سے بہتر انداز میں)۔

بہت سارے لوگ کہتے ہیں کہ ہم وسطیت (میانہ روی)اختیار کرنے والے ہیں لیکن حق بات یہ ہے کہ صرف ایک ہی گروہ ہے جو میانہ روی سے کام لیتا ہے باقی سب دعویدار ہیں۔ وہ کون ہیں؟اہل سنت والجماعت(تفصیل ان شاءاللہ آگے آئے گی)۔

2۔‘‘الإمام محمد بن عبد الوهاب رحمه الله من مجدد الإسلام’’(امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃاللہ علیہ مجدد اسلام میں سے ہیں)‘‘والدعوة السلفية’’(اور سلفی دعوت کے مجدد ہیں)۔

3۔‘‘معاداة الكفار للإسلام، والدعوة السلفية’’(پھر یہ بھی بیان کیا کہ کافروں کی جو معادات اور دشمنی ہے اسلام کے خلاف اور خاص طور پر دعوۃ سلفیہ کے خلاف)۔

4۔‘‘أثر الدعوات الحزبية على الإسلام عموماً’’(حزبی دعوت کے اسلام پر جو بُرے اثرات ہیں عمومی طور پر وہ کیا ہیں)‘‘وعلى الدعوة السلفية خصوصا’’(اور سلفی دعوت پر کیا بُرے اثرات ہیں ان حزبیوں کے یا حزبیت کے وہ بیان کیے ہیں)۔

5۔ "وجوب إظهار مذهب السلف" (مذہب سلف کو ظاہر کرنا واجب ہے)۔

سبحان اللہ، مذہب سلف کو ظاہر کرنا یعنی اس پر عمل کرنا اپنی زندگی میں تاکہ لوگ بھی دیکھیں۔ دکھانے کے لیے ریاکاری نہیں ہے، اِظہار کا مطلب یہ ہے کہ آپ عمل کرنے والے بن جائیں۔ اب کوئی شخص نماز پانچوں وقت باجماعت پڑھتا ہے فرض ہے کہ نہیں؟ کوئی شخص کہتا ہے کہ یہ تو ریاکاری کے لیے پڑھ رہا ہے کیا ممکن ہے کیا جائز ہے اس کا یہ کہنا؟ اور ہم رُک جائیں کیونکہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ ریاکار ہو گیا ہے اس لیے ہم نماز پڑھنا چھوڑ دیں؟ نہیں بھئی!

تو سلف کے راستے پر چلنا واجب ہے اور اس کو اپنی زندگی میں بسا کر چلنا ہے شریعت کے ہر پہلو کو چاہے وہ عقیدہ ہو، چاہے وہ عبادات ہوں معاملات ہوں، سیاست ہو، الغرض کوئی بھی پہلو ہو شریعت کا کوئی بھی حصہ ہو سب میں ایک ہی منہج پر قائم ہو یہ نہیں کہ اصول میں ہم اُشعری ماتریدی ہیں اور پھر فروع میں ہم حنفی ہیں، طریقتاً صوفی ہیں، نہیں یہ نہیں چلے گا بلکہ اصول میں بھی سلفی ہیں، فروع میں بھی سلفی ہیں اور طریقتاً بھی سلفی ہیں۔

صحابہ کرام کے اصول تھے کہ نہیں تھے؟ ان کے فروع تھے کہ نہیں تھے؟ اور ان کا طریقہ تھا کہ نہیں تھا؟ تو وہی ہمارا طریقہ ہے۔ اگر ان کے اصول تھے اور فروع نہیں تھے تو پھر ہمارے بھی اصول کچھ اور ہیں فروع کچھ اور ہیں، اگر ان کے اصول فروع اور طریقہ ایک ہی تھا تو پھر ہمارے کیوں مختلف ہیں بھئی؟! سبحان اللہ۔ تو "وجوب إظهار مذهب السلف"۔

6۔"جواز الانتساب إلى السلف"(اب سلف کی طرف نسبت کرنا جائز ہے)"والتلقب بالسلفية" (اور اپنے آپ کو سلفی کہنا بھی یہ لقب اختیار کرنا بھی جائز ہے)۔

تفصیل بتاؤں گا میں کہ واجب اور جائز میں کیا فرق ہے،واجب کب ہے اور جائز کب ہے،واجب کسے کہتے ہیں اور جائز کسے کہتے ہیں۔ سلفی کہنا واجب ہے یا جائز ہے تو یہ پتہ چلے گا ان شاءاللہ تفصیل سے۔وجوب ہے مذہب سلف کو اختیار کرنا اس کا اظہار کرنا،اس راستے پر چلنا واجب ہے اور پھر سلفیت کے لقب سے اپنے آپ کو موسوم کرنا یا التلقب بالسلفیۃ جائز ہے۔

7۔"أهم مميزات المنهج السلفی"(منہج سلف کے اہم ممیزات کیا ہیں)۔ ممیزات،ان کی جو خصوصیات ہیں منہج سلفی کی جن سے وہ پہچانا جاتا ہے وہ کون سی خصوصیات ہیں۔

8۔"منهج أهل البدع والأهواء"(اہل بدعت اور اہواء کے بھی اپنے مناہج ہیں تو ان کا کیا منہج ہے (اس پر بات کی شیخ صاحب نے (حفظہ اللہ))۔

9۔"بعض القواعد فی المنهج السلفی"(منہج سلفی کے بعض قواعد بیان کیے ہیں)۔

10۔"الرد على المخالف"(مخالف کا رد کرنے کے تعلق سے بھی بڑی پیاری بات فرمائی ہے کہ کرنا چاہیے یا نہیں کرنا چاہیے،کب کرنا چاہیے کیسے کرنا چاہیے)۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بس مخالف کا رد تو کرنا ہی نہیں ہے سب مسلمان کلمہ پڑھنے والے ہیں یہ ردود کی

بات کہاں سے آئی یہ تو سنت سے سلف سے ثابت ہی نہیں یہ تو امت میں انتشار چاہتے ہیں یہ امت میں فتنہ چاہتے ہیں تفرقہ چاہتے ہیں! پتہ چلے گا ان شاءاللہ علمی باتیں کریں گے تو پتہ چلے گا کہ رد کیا ہوتا ہے اور کیسے کیا جاتا ہے۔

11-"الأبواب التی یجوز فیھا الغیبة والجرح عند علماء الإسلام"ہم رد کی بات کر رہے ہیں تو لوگ اعتراض کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں گیارہویں نمبر پر"الأبواب" (یہ کون سے راستے(أبواب) ہیں)"التی یجوز فیھا الغیبة"(جن میں غیبت کرنا جائز ہے)۔غیبت کیا ہوتی ہے ؟پیٹھ پیچھے بات کرنا backbiting جسے کہتے ہیں۔"الغیبة والجرح عند علماء الإسلام"(علمائے اسلام کے نزدیک غیبت کب جائز ہوتی ہے یا وہ کون سے طریقے ہیں وہ کون سے راستے ہیں جب غیبت اور جرح کرنا جائز ہو جاتی ہے علماء کے نزدیک)۔

12-"عقوبة من والی المبتدعة"(جو مبتدعۃ سے (بدعتیوں سے) دوستی کرتے ہیں ان کی کیا سزا ہے)۔

تو یہ بارہ پوائنٹ شیخ عبید الجابری حفظہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس پوری کتاب کا خلاصہ ہیں اور اس کتاب میں ان شاءاللہ مزید اور بھی خوبصورت باتیں ہیں۔

"قال کاتب ھذہ السطور: وکان أخونا الشیخ عبد السلام۔حفظه الله"(شیخ عبید فرماتے ہیں کہ ہمارے بھائی عبد السلام حفظہ اللہ)"وسددہ فی أقواله وأعماله"اللہ تعالیٰ ان کو سداد اور ان کو توفیق عطا فرمائے ان کے اقوال اور اعمال میں)"معتمدا فیما أودعه ھذا الکتاب علی الدلیل"((سبحان اللہ)جو کچھ اس کتاب

میں لکھا گیا ہے(شیخ صاحب فرماتے ہیں وہ شیخ عبد السلام کہاں سے لے کر آئے ان کا اعتماد ان کی بنیاد کیا ہے؟)فرماتے ہیں دلیل ہے)۔"من" کہاں سے دلیل ہے:

1-"الآیات القرآنیة"(قرآنی آیات اللہ تعالیٰ کا فرمان)۔

2-"والأحادیث النبویة"۔

3-"والآثار السلفیة"۔

تین چیزیں ہیں، قرآن مجید کی آیات، احادیث نبوی یعنی صحیح احادیث اور تیسرے نمبر پر سلف کے آثار سلف کے اقوال۔

"سواء فی ذلك ما ذکرناہ، وما لم نذکرہ مما احتواہ الکتاب"(چاہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ان نکات میں جو بارہ نکات بیان کیے ہیں یا جس کا ہم نے ذکر نہیں کیا جو کچھ اس کتاب میں موجود ہے سارے کا سارا جو ہے وہ قرآن، سنت اور آثار سلف کی روشنی میں شیخ صاحب نے بیان کیا ہے(شیخ عبید گواہی دے رہے ہیں(حفظہ اللہ))"فکان ھذا الکتاب، وللہ الحمد والمنة، قوی المضمون"(تو یہ کتاب جو ہے جب اس کی یہ خوبیاں سامنے آئی ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد ثناء اور منّت سے"قوی المضمون" اپنے مضمون کے اعتبار سے بہت قوی ہے)"وافی المحتوی"(اور اپنے احتویٰ کے اعتبار سے کامل اور شامل ہے(اپنے content کے اعتبار سے کامل اور شامل ہے))"محققا، إن شاء اللہ ما توخاہ فیه کاتبه"(جو کچھ ہمارے بھائی نے جو کاتب ہے اس رسالے کا جو وہ چاہتے تھے ان شاءاللہ اس کی تحقیق ہو چکی ہے کہ ان شاء

اللہ اسی کے مطابق ہوا جیسا کہ انہوں نے چاہا ہے) "واللہ أسال لی وللأخ عبد السلام ولجمیع المسلمین" (میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اپنے لیے ،اپنے بھائی شیخ عبد السلام کے لیے اور سب مسلمانوں کے لیے (آمین)) "الإخلاص فی الأقوال والأعمال" (اخلاص کے لیے دعا ہے اپنی نیت کو درست کرلیں اقوال اور اعمال میں) "والسیر علی ھدی السلف الصالح" (اور سلف صالح کے راستے پر چلنے والے بن جائیں) "من التمسك بالكتاب والسنة" (کتاب اور سنت کو مضبوطی سے تھامے ہوئے) "وأن یرینا الحق حقا ویرزقنا اتباعه" (اللہ تعالیٰ ہمیں حق دکھائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے) "وأن یرینا الباطل باطلا ویرزقنا اجتنابه" (اور اللہ تعالیٰ ہمیں وضاحت کے ساتھ باطل دکھائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس کا ہم اجتناب کریں) "لا یجعله ملتبسا علینا فنضل" (اللہ تعالیٰ ہمیں التباس اور شکوک وشبہات سے دور فرمائے کہ پھر ہم گمراہ ہوجائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس محفوظ فرمائے) "إن ربی علی صراط مستقیم، وبعباده رءوف رحیم، وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه أجمعین، وکتبه عبید بن عبد اللہ بن سلیمان الجابری المدرس بالجامعة الإسلامیة سابقا"۔

اور یہ انہوں نے لکھا ہے "وکان صباح السبت العشرین من ربیع الأول" (سن 1423ھ میں)۔ واللہ أعلم۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے، مقدمہ شیخ صاحب کا ان شاءاللہ اگلے درس سے آغاز کریں گے مقدمے سے بات کو ان شاءاللہ کو شروع کریں گے اور پھر مقدمے کے بعد جو پہلا ان کا مضمون ہے وہ ہے "المقصود بالسنة" سنت کسے کہتے ہیں۔ تو اگلے درس سے ان شاءاللہ جو مقدمہ ہے بڑا پیارا مقدمہ ہے اس لیے مقدمے کو تھوڑا سا ٹھہر کر پڑھیں گے اس میں بہت سارے فوائد ہیں اس کے مطابق ان شاءاللہ بات کریں گے۔ واللہ أعلم

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (01: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔
سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔